

قیمت سالانہ ۳ روپے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۵ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۷ع | نمبر ۵۲

گلدستۂ اخبار

کلکتہ کانگریس کمیٹی کے بعض سیکرٹری عہدوں سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

اس سلسلہ میں یہ بھی خبر ہے کہ ہفتہ رواں میں اور بھی کئی اصحاب اپنے عہدوں سے استعفے دیدینگے۔

کانگریس کے آخری ہفتہ میں باہمی ناچاقی کا ہونا ملک کی انتہائی بدقسمتی متصور ہوگی

صاحب وزیر ہند کی خدمت میں آل انڈیا لیڈیز ڈیپوٹیشن مدراس میں پیش ہوا۔

ڈیپوٹیشن مذکور میں مسز سروجنی نیدو مسز نائک اور مس جوشی کا نام پایا جاتا ہے۔

دہلی روزانہ اخبار صبح امید کی اشاعت ایک ہزار کی ضمانت مانگنے پر ملتوی ہو گئی۔

دربن (جنوبی افریقہ) میں رہنے والے احاطہ بمبئی کے ہندوستانیوں نے ہوم رول لیگ کو ہمدردی کا تار بھیجا ہے۔

خبر ہے کہ ۱۸ دسمبر کو حضور ویسرائے اور صاحب وزیر ہند نے مسز سروجنی نیڈو سے مدراس میں ملاقات فرمائی

اسی طرح تاریخ مذکورہ پر آنریبل مسٹر ایس شستری تناونی اور راجہ کوئن گڑھ سے ملاقات ہوئی

۱۷ دسمبر کو بمبئی کی مسلم خواتین نے ہز ایکسیلنسی لیڈی ولنگڈن کی خدمت میں ایک ایڈریس پیش کیا یہ زنانہ ڈیپوٹیشن سر آغا خاں کی زوجہ محترمہ ہز ہائینس لیڈی علیشاہ کی سرکردگی میں پیش ہوا

اخبار ستارہ صبح کا ہفتہ وار ایڈیشن مسٹر ظفر علیخاں کی ایڈیٹری میں جاری کیا گیا ہے۔

کلکتہ سے ۲۰ نومبر کی تار مظہر ہے کہ امسال بھاری تعداد میں کانگریس ڈیلیگیٹ شمولیت فرما اجلاس ہونگے

مسٹر تلک ۲۷ دسمبر کو معہ اپنی پارٹی کے کلکتہ پہنچینگے

مسز اینی بیسنٹ ۲۲ دسمبر کو آئیں گی۔

اسی طرح مسٹر گاندھی ۲۴ کو کلکتہ میں پہنچیں گے اور کانگریس کے ٹکٹوں کی فروختگی ۲۲ سے شروع ہوگی

امسال کانگریس میں زنانہ ڈیلیگیٹ بھاری تعداد میں شامل ہونگے۔

کلکتہ کے اثنائے قیام میں اعلیٰحضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں دھوبیوں کا ایک ڈیپوٹیشن بھی پیش ہوا تھا۔

قبرص سے اتحادی راوی ہے کہ ایک شاہی اپنے والد کے جنازہ میں اسلئے شامل نہ ہوا کہ باپ نزاعی تھا

اخبار نیا یار کی ضمانت ضبط ہو گئی ہے۔

خبر ہے کہ ترکی بھی اتحادیوں سے جداگانہ صلح کرنے پر آمادہ

تار برقیات

روسی حالت

روس کی حالت تا حال ابتر ہے۔ روس بدا گانہ صلح پر تلا ہوا ہے۔ حال ہی کی خبر ہے کہ کانسٹیچوئنٹ اسمبلی کے لئے جو ۷۰۳ آدمی منتخب کئے گئے ہیں وہ اب مشتہر کر دئیے گئے۔ ان میں ۲۰۹ سوشیل انقلاب پسند ۷۰ ایکسٹریمسٹ ۲۳ آزادی پسند سوشیل انقلاب پسند اور ۱۲ کیڈیٹ ہیں۔ اُس ہی خبر کے ساتھ یہ بھی خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ کمشنرز آف جسٹس اور ریلوے یونین کے ایگزیکٹوز میں نفاق پیدا ہو گیا ہے۔ اور یہ نفاق دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ موخر الذکر جماعت نے اپنا صدر مقام ماسکو میں منتقل کر لیا ہے جہاں سوویٹ نے مارشل لا کا اعلان کر دیا ہے۔ اگرچہ پیٹرو گراڈ میں مارشل لا کا اعلان کر دیا گیا ہے تو بھی شراب کے انبار خانوں کا محاصرہ جاری ہے۔ اور لوٹ مار بھی بکثرت ہو رہی ہے۔ مسلح گارڈیوں نے ایک گروہ کو جو شہر کے گلی کوچوں میں ایک پروگرام کا اعلان کرنے پر آمادہ تھی اُس کو منتشر کر دیا ہے۔ لوگوں کے کمشنروں نے اس معدنی کمپنی کی جائیداد ضبط کر لی ہے جس نے اس ڈگری کے آگے سر تسلیم خم کرنے سے انکار کر دیا تھا جس میں مشتہر کر دیا گیا تھا کہ پیداوار پر مزدوروں کا اختیار ہے۔

مارننگ پوسٹ کا کارسپانڈنٹ مقیم پیٹرو گراڈ کہتا ہے کہ بولشیویکوں کی ڈگری کے مشتہر ہونے کے سبب سے جس میں فوج میں مراتب کے امتیاز کو زائل کرنے کا حکم تھا۔ افسروں کے قتل کئے جانے کا معاملہ بڑھتا گیا ہے۔ خصوصاً پیدل فوج میں جب یہ حکم محاذ پر پہونچا تو سپاہیوں نے اپنے افسروں کو جمع کر کے اُن کو قتل کر ڈالا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے بازوؤں پر سے بلے توڑ ڈالنے سے انکار کیا تھا۔ جو افسر باقی رہ گئے تھے وہ فرار ہو گئے۔ بہت سے تو اپنے گھروں کو اور کئی کاکیسس اور سائیبیریا کو چلے گئے۔ مگر روسی کلاں میں افسران اکثر سپاہیوں کے درمیان قید ہیں۔

یہی کارسپانڈنٹ یہ بھی خبر دیتا ہے کہ ایک شام کے وقت شائع ہونے والا اخبار راوی ہے کہ سابق جرمن فوجی افسر اور سابق جرمن فوجی حاکم کل جوزار کے پاس سے پیٹرو گراڈ میں ایک فوج تیار کر رہے ہیں جس میں جنگی قیدی بہ اجازت روسی حکام کے شامل ہونگے۔

عربوں کی کامیابی

رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ شاہ حجاز کے بیٹے شریف فیصل کے ماتحت ایک عربی فوج نے حجاز ریلوے پر شہر تبوک کے جنوب اور مدینہ سے قریب ۳۵۰ میل شمال کی جانب ایک ریلوے ٹرین کو برباد کر دیا جس میں فوج سوار تھی۔ تمام دستے جو اس ٹرین میں تھے وہ یا تو قتل ہو گئے یا گرفتار ہو گئے۔ مقتولین میں فرقہ بنی کا سب سے بڑا سردار سلیمان پاشاہ رفدا بھی تھا جو ناوانی سے ترکوں کے ساتھ شامل ہو گیا تھا۔ اور اُن کے ساتھ اس وقت سفر کر رہا تھا۔ تین سو بندوقیں ترکوں سے لے لی گئیں۔ اور سامان جنگ کی بھاری مقدار اور ۲۴ ہزار پونڈ ترکی سونا بھی ان کے ہاتھ آیا۔

فلسطین کا میدان جنگ۔

فلسطین کا ایک سرکاری مراسلہ مظہر ہے کہ ہماری فوجیں ۲۰ و ۲۱ دسمبر کی نصف شب میں کشتیوں اور پیپوں کے پلوں کے ذریعے نہر الاوجا سے پار ہو کر حزب اللہ، شیخ مونس، ہگیر، یکیتہ۔ اور الخرمس پر قابض ہو گئیں۔ یہ تمام مقامات دریا کے دہانے پر واقع ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے دشمن کے ۳۰۵ آدمی قید کر لئے۔ دیگر افواج نے بیت عینباہ کے شمال مشرق کی جانب مقام رندالیلی پر قبضہ کر لیا۔ اور دشمن کے تین بالمقابل حملوں کو پسپا کر دیا۔

جب سے یہ لڑائی شروع ہوئی ہے تب سے ۹۹ توپیں اور ہاؤٹزر توپیں۔ توپوں کی گاڑیوں کے چھکڑے اور چھکڑے جن کی تعداد ۴۰۰ تھی۔ ۱۱۰ مشین گن ۶۰۰۰ بندوقیں اور سامان جنگ اور دیگر اشیاء کے بہت سے انبار اور ڈھیر لئے۔

اس نہر الاوجا کے شمال کی جانب ہماری فوجیں متواتر بڑھ رہی ہیں۔ اور دریائے مذکور سے چار میل شمال کی جانب خط شیخ البلوتہ یعنی الجلیل تک ہماری فوجیں بڑھ گئی ہیں۔ ہم نے اس دریا کے جنوب کی طرف نیوجا۔ مولیس۔ رنتیہ۔ خلیبیا خلیبیہ مقامات پر قبضہ کر لیا۔ پسپا ہوتے ہوئے دشمن میں اڑھائی ٹن بم پھینکے گئے۔ جس سے بہت سی اموات اور مجروحین کی واردات ہوئی۔ نیز بہت سامان بار برداری کا بھی نقصان ہوا تھوڑی دور کے فاصلہ سے۔ دشمن پر مشین گن سے ۶ ہزار فائر کئے گئے۔

میسوپوتامیہ اور فلسطین میں جو جو کارہائے نمایاں برٹش افواج نے کئے ہیں مدت تک قائم رہیں گے۔

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔



ایڈیٹوریل نوٹس

تم میرے جواہر ہوگے

چند روز کا ذکر ہے کہ جب ایک معزز پادری صاحب گذر گئے اور اُن کو دفن کرنے کی غرض سے قبرستان میں قبر پر رکھا تو اُس کی ایک پیاری بیٹی اُس کی قبر پر کھڑی ہو رو رو کریوں کہہ رہی تھی کہ "ہائے پاپا جی! آپ تو ہم کو اپنے جواہر کہا کرتے تھے"۔ آپ سب اُس لڑکی کے اس مختصر فقرہ سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس باپ بیٹی میں کیسی گہری اور دلی محبت تھی کہ جس کی جدائی سے یہ لڑکی سخت بیقرار ہو اور تلملا رہی تھی۔ آج ہم اپنے پیارے اور معزز ناظرین کو نئے سال کی مبارکباد دینے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے اپنے آسمانی باپ کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ دیکھو اور غور کرو ہمارے آسمانی باپ کی محبت کیسی عجیب و غریب ہے۔ وہ اپنے فرزندوں کو کیسے پیار سے پیارے اور بیش قیمت نام دیتا ہے چنانچہ ملاکی (۳: ۱۷) نبی کی معرفت خدا اپنے فرزندوں کی بابت فرماتا ہے کہ وہ میرا خاص خزانہ ہونگے۔ اُس دن میں جسے میں نے مقرر کیا ہے رب الافواج فرماتا ہے"۔ یہ رب الافواج کون ہے؟ اور یہ ہیرے اور لعل اور موتی جو اُس کا خاص خزانہ ہونگے کون لوگ ہیں؟ ہمارا پیارا آسمانی باپ ہی رب الافواج ہے۔ اور باپ سے ہر وقت فرزندانہ خوف کرنے والے اور اُس کو دل سے پیار کرنے والے مبارک لوگ اُس کے ہیرے لعل جواہر اور اُس کے خاص خزانہ ہیں۔ وہ وقت بہت جلد آنے والا ہے کہ خدا باپ اپنے پیارے فرزندوں سے جو دل سے اُس کی عزت کرتے اور اُسے عزیز جانتے اور اُس کی خدمت کرتے ہیں اپنی زبان مبارک سے فرمائیگا کہ "تم میرے لعل ہو۔ تم میرے موتی ہو۔ تم میرے ہیرے ہو۔ اور تم میرے خاص خزانہ ہو"۔ یہ کیسی عجیب محبت ہے! کیسا عجیب و غریب باہمی تعلق ہے!! اور خدا باپ کی کیسی قدر افزائی اور حوصلہ افزائی ہے جو وہ اپنے ایماندار فرزندوں کی کرتا ہے!!! یہ محبت اور یہ رشتہ ہماری عقل انسانی سے باہر ہے۔ یہ خداوند کی طرف سے ہے۔ اور ہماری نظروں میں عجیب ہے۔ ہم اپنے مسیحی برادران سے اور اپنے آپ کو بھی ان میں شامل کرتے ہیں بعجز عرض کرتے ہیں کہ اگر کسی نے ابھی تک اپنے آپ کو اپنے آسمانی باپ کے ہاتھوں میں سپرد نہیں کیا تو وہ آج ہی کر دیں۔ تا آئندہ سال ہماری کمیتیوں کو گوپ کر یگا اور جو نقائص ہم میں ہیں وہ اُن کو دور کر دے گا۔ وہ اپنے جواہروں کو خود تراشے گا۔ بیشک تراشے جانے میں تکلیف تو ضرور ہوگا۔ اور سخت دکھ ہوگا۔ مگر اُن کا نتیجہ کیسا بڑا ہے کہ وہ اُس کے تاج میں لگ جائیں گے۔ تاج باپ کے سر پر ہوگا اور وہ تاج پر ہونگے۔ واہ واہ کیسا عجیب نظارہ ہے!! انسان کی قدر و منزلت خدا کی نظروں میں کیسی عظیم ہے۔ یہوواہ اپنے پیاروں کو کیسا لاثانی اور معزز رتبہ عطا فرماتا ہے۔ یہ تکلیف و دکھوں کی برداشت کرنے کا ایک ہی اور آسان ترین طریقہ یہی ہے کہ جب کبھی دنیا یا پرایا کسی کو ناحق دکھ دے تو اپنے دکھوں کو ہمیشہ مسیح خداوند کے دکھوں کے ساتھ مقابلہ کر لیا کرے۔ اور اپنی محبت کا مقابلہ اُس کی محبت کے ساتھ کرتا رہے۔ اس طریق پر مسیح کے نام کا اُٹھانا کچھ مشکل نہیں۔ بلکہ شیریں اور آسان معلوم ہوگا اور انہیں دکھوں کے برداشت کرنے سے باپ کے جواہر تراشے جاتے خوبصورت اور درخشاں بنتے ہیں اور بہت جلد باپ کے تاج میں لگائے جاتے ہیں اے کاشکہ اگر ہم گذشتہ سال خداوند کے جواہر نہیں بنے اور اُس کے تاج میں لگائے جانے کے لئے تراشے نہیں گئے۔ تو خدا سے دعا کریں کہ وہ ہمیں آج ہی اپنے جواہر بنائے اور آج ہی سے ہمیں تراشنا شروع کر دے۔ تاکہ ہمیں مناسب وقت پر جس کو وہ خدا باپ خود ہی جانتا ہے اُس کے تاج میں لگ کر اُس کی زینت بنجائیں۔

خوبصورتی آزمائش ہے

کہتے ہیں کہ ایک دن ربی شمعون کے پاس ایک کسان کا لڑکا آیا۔ یہ لڑکا بہت ہی خوبصورت تھا۔ اور اُس کے سر کے بال گھنگریالے اور سنہری تھے۔ چند روز تک یہ لڑکا ربی شمعون سے تعلیم پاتا رہا۔ ایک روز اچانک یہ لڑکا ربی مذکور کے پاس آکر کہنے لگا کہ میں خداوند کے لئے اپنے آپ کو نذیر بنانا چاہتا ہوں۔ ربی شمعون نے اُس کی طرف نظر کر کے کہا کہ تو نے اپنے سر کے بال کیوں کاٹ دیئے ہیں۔ کسان کے لڑکے نے جواب دیا اور کہا کہ میں نے ایک مرتبہ اپنی شکل پانی میں دیکھی اور میرے سنہرے گھنگریالے بالوں کے سبب سے میرے دل میں جھوٹی شیخی سما گئی تھی۔ میں اپنے خوبصورت بالوں کے سبب آزمائش میں پڑنا نہیں چاہتا۔ ربی شمعون نے پیار سے اُسے بوسہ دیا اور کہا۔ کاش کہ تیرے جیسے اور بہت سے لوگ اسرائیل میں سے اپنے آپ کو خداوند کے لئے نذیر کریں۔

اسلام آباد (کشمیر) کے مشن سکول میں آدرش جلسہ

اسلام آباد (کشمیر) کے مشن سکول میں آدرش ے

جلسہ کی کیفیت ہماری ایک معزز اور مہربان لیڈی صا

کی طرف سے حسب ذیل موصول ہوئی ہے۔

آج تاریخ ۱۰ دسمبر ۱۹۱۶ء مطابق ۲۶ مگھر ہمارے مدرسہ کے لڑکوں نے آورڈ سے ریڈ کراس کی تقریب پر بشمولیت دیوان منشی لعل صاحب وزیر حصہ جنبلی ڈاکٹر اودھو رام صاحب اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ سرکاری نیاز محمد صاحب منصف۔ پنڈت دید لعل صاحب تحصیلدار مقامی وغیرہ روسا و بیوپاریان و باشندگان قصبہ نقل لڑائی کی نمائش کی۔ جملہ استادان بہدایت ڈاکٹر اودھو رام صاحب ڈاکٹروں کا کام انجام دیتے رہے۔ ناظرین ۱۲ بجے کے وقت جلوہ افروز ہوئے۔ پہلے اُن کو متفرق کھیلیں دکھائی گئیں۔ پھر جرنیلوں کو نقلی لڑائی کرنے کا حکم دیا گیا۔ یہ لڑائی ۳۰ منٹ تک جاری رہی۔ جو سپاہی میدان جنگ میں زخمی ہوتا اس کو ڈاکٹروں نے زخمگاہ کے ہسپتال میں داخل کر دیا۔ آنکھ کے زخمی کی آنکھ کی ٹانگوں کی ٹانگوں پر پٹی اور سر کے زخمی کے سر پر پٹیاں باندھی گئیں۔ اس کام میں ڈاکٹر اودھو رام صاحب نے بہت مدد فرمائی۔ لڑائی کے ختم ہونے پر بادشاہ سلامت کو اور سر حضور مہاراجہ صاحب بہادر والئے کشمیر کو سلامی دے کر ناظرین تماشین کو رخصت کر دیا گیا۔ لنگڑے لکڑیوں کے سہارے ٹانگوں پر پٹیاں بندھوا کر اور ناقابل رفتار سخت زخمی کر کر جو ہر پر چڑھا کے دونوں طرف کے جرنیل گھوڑوں پر سوار ہو کے آگے آگے اور اُن کی مسلح فوج ان کے پیچھے پیچھے جاتی تھی۔ آگے آگے باجا بجتا جاتا تھا۔ اور جھنڈے کے پیچھے پیچھے مجروحاں و جرنیل صاحبان معہ اپنی اپنی فوجوں کے بانہ از چلتے تھے جیسے وہ سب گرز سکول گئے۔ وہاں صغیر سن لڑکیوں نے حسب استعداد امداد کا ہاتھ بڑھایا۔ پندرہ منٹ تک وہاں ٹھہرے رہے۔ اور اثنائے نیام میں باجہ بجتا رہا۔ وہاں سے نکلکر بازار کو چلے۔ دوکان داروں نے اپنے حُب دل سے ہمدردی کے اظہار میں جو کچھ پیشکش کیا وہ سب مسرت کے ساتھ قبول کیا گیا۔ غرض ۲ بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک دو طرفہ بازار کو پھرے۔ مدرسے پہونچکر امداد کے نذرانوں کی رقم کی تعداد چند معزز ہمدرد اشخاص نے فرمایا جو ساٹھ (۶۰) روپیہ ۱۱ آنے کے برابر تھی

اس کیفیت کو لکھکر ہماری معزز نامہ نگار خاتون لکھتی ہیں کہ میں ناظرین تماشین اور ہمدردان قصبہ و ملک کی تہ دل سے شکریہ ادا کرنے کا افتخار حاصل کرتی ہوں۔

اظہار وفاداری

اب ہمارے لئے ایک ایسا وقت آگیا ہے۔ کہ ہم سب بلا کسی قسم کی شرط یا معاہدے کے اپنی سرکار کی خدمت میں اپنی وفاداری کا اظہار کریں۔ نفاق یا بیوفائی کا یہ وقت نہیں ہے۔ اس ملک کے سر مرد و زن اور لڑکے کو وفاداری اور بے وفائی۔ حب الوطنی اور غداری میں سے ایک نہ ایک کو قبول کرنا ہے۔ کیونکہ ہمارا ملک اس وقت ایسے جنگ شدید میں منہمک ہے جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں معدوم ہے۔ لازم ہے اس جنگ عظیم میں ہم اپنا تن من دھن ایسے طور پر اپن کر دیں کہ راستی کی فتح ہو جس کے لئے ہماری سرکار جنگ کر رہی ہے۔ اس آزمائش اور مصائب کے وقت لازم ہے کہ ہندوستان اپنی مہربان گورنمنٹ کی پوری مدد کرے۔ اگر سرکار سے کسی قسم کا مطالبہ یا شکوہ ہے تو نہایت مودبانہ اور شائستہ طور پر کریں۔ اور اُس کے خلاف کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے ہمارے دشمنوں کو ذرہ بھر بھی مدد یا تسلی مل سکے ہم ایسے جنگ میں مشغول ہیں کہ جو ہمیں خدمت اور جان نثاری کی طرف سپرد کرتا ہے۔ تاکہ جو لوگ جمہوری سلطنت کے دلدادہ ہیں۔ وہ اس بات کے آرزومند ہوں کہ باشندگان کی حکومت جو باشندگان کے ذریعہ سے باشندگان ہی کی خاطر ہے زمین پر سے نیست و نابود نہ ہو جائے۔

خصلت کیسے بنتی ہے

بعض چیزیں ایسی ہیں کہ وہ نیچے سے اوپر کو بنانے کے قاعدہ کے مطابق نہیں بن سکتی ہیں۔ ایسی مستثنیات میں سے ایک کنواں ہے جس کو اوپر سے نیچے کو کھودتے ہیں۔ اور دوسری شے خصلت کا بنانا ہے۔ مگر یہ ہر دو مستثنیات بھی ایک دوسرے سے متفرق ہیں۔ کیونکہ کنواں کھودنے کے لئے تو سطح زمین پر سے کام شروع کیا جاتا ہے جبکہ خصلت کی عمارت سطح زمین سے نیچے کو کھود کر نہیں بنائی جاتی۔ بلکہ اُس کی تعمیر آسمان کی طرف سے شروع ہوتی ہے۔ اُس بلند اور ارفع نقطۂ آغاز سے شروع کر کے خصلت کی عمارت بنتی بنتی نیچے کو انسان کے دل کے اندر آنا چاہیئے۔

خصلت بنانے میں بھی دیگر عمارتوں کی تعمیر کی طرح پر سب سے پہلے اُس کی بنیاد ڈالنا اور بنانا چاہیئے۔ اور یہ بنیاد ایمان ہے جس کی بنا کلام الٰہی پر ڈالی گئی ہے۔ کیونکہ خدا کا کلام جس کا بڑے غور و فکر کے ساتھ مطالعہ کیا گیا ہو وہ ہمارے ایمان کی بنیاد ہو۔ یہ وہ زندہ چٹان ہے جس پر ہمارے ایمان کی بنیاد قائم ہے۔ کیونکہ ہماری تعمیر شدہ اور مضبوط خصلت سے وہ کام ظاہر ہوں جن کو کلام مقدس ایمان کے پھل اور حقیقی پھل کے ناموں سے موسوم کرتا ہے۔ اور ہم روز روز اپنے اندر خصلت کی ایسی عمارت تعمیر کر سکتے ہیں جس کو کوئی شخص نہ تو جنبش دے سکتا ہے اور نہ ہی برباد کر سکتا ہے۔ خصلت کی تعمیر میں اوپر آسمان کی طرف سے شروع

کو پیغام کرسمس دیتا ہوا پوپ صاحب اظہار افسوس کرتا ہے کہ صلح کے بارے میں اُس کی تمام کوششیں رایگاں گئیں۔ مگر ساتھ ہی اُس کے وہ کہتا ہے کہ باوجود اس ناکامی کے اور تمام رکاوٹوں کے بھی وہ تمام دنیا سے اپنی صلح کی مشن کو پورا کرتا رہیگا۔ موجودہ مصیبت ہرگز نہ ٹلیں گی تاوقتیکہ لوگ اور سوسائٹی خدا کی طرف رجوع نہ لائیں۔ اِن ایام میں ہمیں مسیح کے نقش قدم پر یروشلم کو جانا چاہیے۔ انسانی تجاویز اور الٰہی ارادے باہم ملکے آگے بڑھتے ہیں۔ انسانی تجاویز تو ملک کے سر کر لینے میں آگے بڑھ گئی ہیں مگر الٰہی ارادے اسباب میں ملبوس ہوتے کہ اُس نے مسیحیت کو وہ مقامات از سر نو واپس دے کہ جہاں ہمارے نجات دہندہ کا خون بہا تھا۔ باپ واعظوں کی مدتوں کی دعاؤں کا جواب دیا ہے یروشلیم جو مقدس شہر اور صلح کا مبارک نظارہ ہے۔ خدا کی تعریف اور شکرگزاری اور محبت کا راگ الاپتا ہے۔ دنیا ضرور دیکھے گی کہ جو واقعات یروشلیم میں واقع ہوئے اُن کی خاص زبان ہے جو اُس صداقت کو مضبوط اور استوار کرتی ہے۔ جو ہم نے لوگوں کو اس لئے دی ہے کہ وہ خدا کی طرف رجوع لائیں۔ کیونکہ یروشلیم میں وہ لوگ تھے جو نہ صرف ہتھیار بند ہو کر آئے تھے۔ بلکہ وہ بھی جو خدا کے نام سے آئے تھے۔

جرمنی کی چالیں صلح کے بارے میں

امریکہ کے جنگی سکرٹری نے جنگ پر ریویو کرتے ہوئے جرمن کی صلح کی بابت چالوں کے بارے میں یہ کہا ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں کہ دشمن مغرب میں افواج اور توپوں کی کوئی سی تعداد عارضی طور پر لے آوے۔ اور اگر اس امر کو بھی تسلیم کر لیا جاوے۔ کہ اتحادی خط وکتابت فی الوقت تبدیلی سے دشمن کو فائدہ پہونچے۔ تو بھی جہاں تک انسانی نظر پیش بینی کر سکتی ہے اس کو بخوبی معلوم ہے کہ اُس کی تمام کوششوں کا نتیجہ صرف مقامی کامیابی ہی ہوگا۔ یہ امر ظاہر ہو جائے گا کہ مغرب میں جو جرمن جارحانہ حملہ ہوگا۔ وہ اس امر کا پیش خیمہ ہوگا کہ صلح کی سمت تحریک معرض ظہور وعمل میں آئے۔ موجودہ حالات کی حسب بڑی ہوشیاری اور ہوشیاری سے چھان بین کیجاتی ہے تو واضح ہوتا ہے کہ قبل ازیں کے اتحادی مظفر ومنصور ہوں۔ دشمن صلح کر لینے کی تحریک اور عمل کی تیاریاں کر رہا ہے۔ جرمن لوگ دنیا کو یہ یقین دلا دیں گے کہ فوجی حالت ایسی ہے۔ کہ وہ شرائط صلح پیش کر سکنے قابل ہیں۔ لہذا اُنہوں نے اس امر کی دھمکی دی ہے کہ اگر صلح کی یہ تجاویز منظور نہ ہوئی تو جرمن فوجیں مشرق میں اتحادی خطوط کو بالضرور توڑ دینگی۔ جو متفرق رپورٹیں شرائط صلح کی نمائش عمدگی کے بارے میں جرمن تجاویز صلح کی بابت موصول ہوئی ہیں وہ ہمیں جنگی تیاریوں میں تعطیل کر دینے پر ہرگز آمادہ نہ کرینگی۔

روس اور جرمنی مصالحت کا جلسہ

روس کے شہر بریسٹ لیٹوسک میں صلح کی بابت ایک جلسہ حال ہی میں فراہم ہوا ہے۔ نمائندگان کے اور بڑے بڑے ایلچیوں کے نام حسب ذیل ہیں۔ جرمنی کیطرف سے پانچ بیرن کیولمن۔ آسٹریا کی طرف سے آٹھ کاونٹ زرنن۔ بلغاریہ کی جانب سے پانچ ایم پوپاف دی منسٹر آف جسٹس۔ ٹرکی کی طرف سے چار نسمے بے یعنی وزیر معاملات خارجیہ۔ اور روس کیطرف سے ۱۳ کمینیف۔

بیرن کیولمن نے جو میر مجلس تھا اس امر پر زور دیا کہ کسی مکمل عہدنامہ صلح کے لکھے جانیکی بابت کوئی سوال نہیں ہو سکتا۔ مگر صرف اُن نہایت ہی بھاری اور اہم شرائط کا فیصلہ ہو سکتا ہے جن سے پر امن ربط وضبط کا از سر نو قائم کیا جانا بہت جلد عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ جو خصوصاً اراضی اور کفایت شعاری کے متعلق ہوں۔ اُس نے اس امر پر بھی زور دیا کہ ان خط وکتابت میں اسباب کا بھی لحاظ رکھا جائے گا۔ جو لاحق ہو گئی ہیں۔ کانفرنس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر طاقت کے خاص اور بڑے نمائندگان یکے بعد دیگرے میر مجلس بنا کریں۔ خاص روسی نمائندہ نے مشہور ومعروف روسی صلح کا پروگرام بیان کیا جس کی دیگر طاقتوں کے نمائندگان نے چھان بین شروع کر دی۔

ٹائمز کا کارسپانڈنٹ مقیم پیٹروگراڈ تار دیتا ہے کہ بریسٹ لیٹووسک سے رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ کہ بعض نمائندگان نے اسباب پر زور دیا ہے کہ صلح کی بابت گفتگو میں تمام متخاصمین کو شریک ہونا ضروری ہے۔ لہذا فیصلہ کیا گیا ہے کہ فرانس برطانیہ عظمیٰ۔ اٹلی اور امریکہ کو بھی دعوت دیجائے کہ وہ اپنے نمائندگان جلسہ میں بھیجیں۔ جرمنوں کا رجحان اس اصول کو قبول کرنے کی طرف زور کے ساتھ ہے کہ کسی کا الحاق کیا جائے اور نہ ہی کوئی تاوان جنگ کسی پر ڈالا جائے۔ مگر قومیت کے حق کی حفاظت کے بارے میں انہوں نے تجاویز مخفی رکھے ہیں اور اسباب پر زور دیا ہے کہ ہر ایک قوم اپنی اپنی قومیت کی خود حفاظت کرے اور اُسکے بارہ میں تجاویز کرے

(نامہ نگار اپنی رایوں کے آپ ذمہ وار ہیں۔ اڈیٹر)

پورب کا ستارہ

بڑے دن کا پُراسرار ڈرامہ

(یہ ایک ڈرامہ بڑے دن کے لئے ہے جو بطور خاص نورافشاں کے لئے کسی مہربان نے ارسال کیا تھا۔ چونکہ ذرا دیر سے آیا تھا اس لئے موقعہ پر شائع نہ ہو سکا۔ اور چونکہ طویل ہے۔ لہذا دو نمبروں میں شائع کرتے ہیں۔ (اڈیٹر)

پہلا سین

ایک ہندوستانی ڈاک خانہ کے صحن میں ماہ دسمبر کی ایک شام کے وقت چند ایک ہندوستانی مسافر بیٹھے حقہ پی رہے ہیں۔ اور سو جانے کی تیاریاں کر رہے کہ اتنے میں ایک برہمن سادھو گرد و غبار سے آلودہ اور تھکا ماندہ اپنے چیلے کے ہمراہ اندر داخل ہوتا ہے اور [illegible]

سادھو۔ تم سب پہ سلام

دیہاتی لوگ۔ سلام مہاراج!! (اور ہر ایک نے یکے بعد دیگرے سادھو جی کے کمنڈل میں کچھ چاول و دیگر سامگری ڈال دی)

سادھو۔ بچو! میں تو بہت بڑھا ہوں مگر ابھی تک مجھے شانتی نہیں ملی۔ (سادھو بیٹھ جاتا ہے)

دہقان۔ سادھو جی! اس گھور سنگرام میں بھلا شانتی کہاں؟

سادھو۔ آہ (ایک آہ سرد کھینچ کر)۔ میرا مطلب لڑائی سنگرام سے شانتی نہیں ہے۔ بلکہ اپنے اندر کے جھگڑوں رگڑوں سے شانتی مراد ہے (اسی اثناء میں باہر کچھ شور و غل ہونے لگا) اور

دہقان بول اُٹھا۔ ذرا سنو۔ سنو! شاید کوئی گھوڑ سواری آرہی ہے۔

(ایک چھوٹا لڑکا سڑک پر سے دوڑتا ہوا اندر آیا اور بولا) پتا جی! پتا جی! ذرا ادھر آئیے دیکھئے!!

اونٹوں کا ایک بڑا جلوس آرہا ہے۔ یہ ضرور کوئی مہاراجہ ہوگا۔ (حاضرین میں کھلبلی مچ گئی اور سادھو کے سوا سب صحن سے باہر نکل آئے) اور

ایک پارسی سوداگر زرق برق پوشاک سے ملبس اور اُس کے ملازم سب کے سب سجے ہوئے اونٹوں پر سوار تھے۔ فوراً اونٹوں پر سے اتر پڑے اور اندر داخل ہوئے۔

پارسی سوداگر (اپنے ملازم سے) میری کتابیں لاؤ۔ جب تک کہ کھانا تیار ہو میں اُن ہی سے اپنا دل بہلاؤں

ملازم۔ جناب من! کونسی کتاب؟

پارسی سوداگر۔ علم نجوم کی وہ کتاب جس پر ہم راہ میں بات چیت کر رہے تھے۔

ملازم۔ (اوپر کی طرف نظر کرکے) جناب من! آج پھر وہی ستارہ نمودار ہے جس نے ہمیں ایسا حیران کر رکھا ہے۔

پارسی سوداگر۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کتابوں میں اس ستارہ کی بابت کچھ بھی نہیں ہے میں نے تو ان کتابوں کا بغور مطالعہ کیا ہے (سادھو جی کی طرف دیکھکر) بابا جی سلام!! آپ کچھ جیوتش کی بابت جانتے ہیں؟

سادھو۔ جی ہیں۔ مگر صرف اتنا ہی جتنا کے بنارس کے کنارے ان پنڈتوں نے مجھے یقین دلا رکھا ہے۔ لیکن مدت ہوئی کہ میں نے اس قسم کے مطالعہ اس وقت سے بالکل چھوڑ دیا ہے جبکہ میں خدا کی تلاش میں پہاڑوں پر چلا گیا اس گمان سے کہ شاید وہ مجھے کہیں مل جاوے

پارسی سوداگر۔ بابا جی! آپ نے کیا کچھ پایا؟

سادھو۔ پہاڑوں میں اُپدیش اور ہر ایک بوٹی پرمیشور کے تیج سے تجلی تھی۔

پارسی سوداگر۔ ہاں سچ ہے۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ وہ پرمیشور ہے کیسا؟

سوداگر [illegible] **ملازم۔** اُس کے گُن کیا ہیں۔ اور اُس کے تمام [illegible] نام کیا ہیں؟

پارسی سوداگر۔ کیا آپ نے نیکی محبت اور پاکیزگی پائی ہے؟

سادھو۔ افسوس مہاراج!!! افسوس!!! میں برسوں انتظاری کرتا رہا اور ہر جگہ میں ایک اوتار کی تلاش کی مگر مجھے تو کوئی بھی نہ ملا میں تو ابھی تک اسی امر کی تلاش میں ہوں کہ خدا کی مشابہت کیا ہے۔ میں تو صرف کرشن جی کی پیاری کہانیوں سے واقف ہوں۔ مگر وہ تو مجھے شانتی نہیں دے سکتیں۔ اب میں اُس اوتار کو شہروں اور دیہات میں پانے کی کوشش میں لگا ہوں

سوداگر کا ملازم۔ (سادھو سے مخاطب ہوکر) کیا آپ کسی ایسے شخص سے واقف ہیں جو جیوتش میں ماہر ہو؟

سادھو۔ ہاں تبت میں مٹھ ہے جہاں ایک ہزار سال سے جیوتش کا مطالعہ ہو رہا ہے۔

پارسی سوداگر (بڑی بیقراری سے) اچھا تو ہم وہاں چلیں۔ اگرچہ میں اللہ کا اور تم برہم کے خادم ہو۔ لیکن کیا وہ (یعنی اللہ اور برہم) ایک نہیں ہیں؟ اور کیا ہم دونوں اسی کی تلاش نہیں کرتے ہیں؟

سادھو۔ لیکن تم ستاروں کا مطالعہ کیوں کرتے ہو؟

پارسی سوداگر۔ کیونکہ میں نے کسی وقت سنا تھا کہ ایک نیا ستارہ نور کے ظہور کا ہرکارہ ہے اور اب بہت دنوں سے ہم اس نئے ستارے کی پیروی کر رہے ہیں مگر کوئی شخص ایسا نہیں ملتا جو ہمیں بتائے کہ یہ کس پر دلالت کرتا ہے۔ میرا تو یقین یہ ہے کہ یہ وہی ستارہ ہے جو اُس ظہور کی طرف ہماری راہنمائی کریگا۔

سادھو (بڑی آرزو کیساتھ) اچھا تو بالضرور

میں بھی کل تمہارے ساتھ چلونگا (اسی اثناء میں ایک نادیدنی مخلوقات منڈلی کی آواز گیت گاتی ہوئی سنائی دی کہ -

دوسرا سین

پندرہ دسمبر کی رات ہے - ہمالیہ کی ایک برفانی پہاڑی پر بدھمت کا ایک مندر ہے جہاں طلائی چغے پہنے ہوئے بدھمت کے رشی دعا مانگ رہے ہیں - دعا ختم ہونے کے بعد اُن کا سردار رشی رصدگاہ پہ جاتا ہے -

سردار رشی - نئے ستارہ کے نمودار ہونے کا یہی وقت ہے -

بدھمت کا رشی - (اندر جاتا ہے - اور اُس سردار رشی کو سجدہ کر کے کہتا ہے) کچھ مسافر حضور کی ملاقات کے لئے باہر آئے ہوئے ہیں -

سردار رشی - وہ کون ہیں ؟

بدھمت کا رشی - زرتشت کا ایک متمول مقلد اور ایک مقدس سادھو -

سردار رشی - عجیب مسافر ہیں ! اچھا انہیں اندر آنے دو (بدھمت رشی باہر جاتا ہے) - پارسی سوداگر اور سادھو اندر داخل ہوتے ہیں -

سردار رشی - (بعد سلام کے یوں مخاطب ہوتا ہے) صاحبان اُس مبارک کے نام سے میں آپ لوگوں کو خیر مقدم کہتا ہوں -

پارسی سوداگر اور سادھو (سلام کرتے ہوئے) آپ کی سلامتی ہو -

سردار رشی - آپ لوگوں کا یہاں آنے کا مقصد کیا ہے ؟

سادھو - ہم ایک نشان کی تلاش کرنے والے یاتری ہیں -

پارسی سوداگر - پورب کے ستارہ کے نشان کے طالب رہنما کا میں جویاں ہوں -

سردار رشی - (یہ سنتے ہی اُس کا چہرہ بشاشت سے دمک اُٹھا) میں بہت ہی خوش ہوں کہ آپ لوگ تشریف لے آئے ہیں (اور ایک راہب سے کہا) مقدس علم نجوم کی وہ کتاب لے آؤ - (راہب وہ کتاب اُس کے پاس لے آتا ہے - اور یہ تینوں بڑے شوق سے اُس کو پڑھتے ہیں - اور دونوں اجنبی مسافر جوش میں آ کر اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں)

پارسی سوداگر - کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ ہم اُس سامنے کے ستارے کے پیچھے پیچھے چلیں تو ہمیں اُس ظہور کا پتہ لگ جائیگا ؟

سردار رشی - ہاں - بالضرور - اور آج ہی رات میں خود بھی اس روشنی کے پیچھے روانہ ہونے والا ہوں آؤ ہم سب اکٹھے چلیں -

پارسی سوداگر - الحمد للہ

سادھو - ہر ہم اُس شانتی تک ہماری راہنمائی کر - وہ سب مل کر گاتے ہیں - پورب کا ستارہ - صبح کے فرزندوں میں سب سے زیادہ روشن اور عمدہ ہماری تاریکی میں طلوع ہو - اور - اے پورب کے ستارے تو جو افق کا منور کرنے والا ہے ہماری مدد کر - اور ہمیں وہاں لے چل جہاں ہمارا شیر خوار نجات دہندہ لیٹا ہوا ہے -

تیسرا سین

(ایک چھوٹے سے گاؤں میں جو جنگل کے نزدیک ہے یہ لوگ وہاں پہنچے ستارہ اُن کے عین سر پر ہے - اور چرواہے رات کے وقت اپنے ریوڑوں کی نگہبانی کر رہے ہیں -) سادھو اُن کے پاس پہنچتا ہے اور بولتا ہے -

سادھو (چرواہوں سے) تمہاری سلامتی ہو -

چرواہا - سلامتی -

سادھو - کاش کہ مجھے سلامتی مل جائے - کیا آپ سامنے کے گاؤں کا نام بتائیں گے ؟

چرواہا - انسان روح (یا آدمی کا روح)

سادھو (علیحدگی میں) آہ ! اپنے خواب میں میں نے سنا ہے کہ وہ انسان روح میں مجسم ہوگا سچ مچ میں یقین کرتا ہوں کہ ایسا ہی ہوگا -

چرواہا - بابا جی ہم بڑے ہی حیران ہیں - کیونکہ ہمیں نیک روحوں کا ایک رویا ہوا تھا کہ ہم آج رات سامنے کے گاؤں کو جائیں - اور وہاں یسوع نامے ایک شیر خوار بچہ پائیں گے جو ہمارا منجی ہونے والا ہے - کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ ہم وہاں جائیں ؟

سادھو - ہاں بالضرور - جلدی جاؤ جب تک کہ میں اپنے کیمپ میں واپس جاؤں اور اپنے ساتھیوں کو بھی ہمراہ لے آؤں - (سادھو روانہ ہوتا ہے)

ایک نوجوان چرواہا عجلت کے ساتھ اندر داخل ہوتا ہے اور یوں کلام کرتا ہے "یہی وہ بیٹا ہے - یہی وہ مقدس ہے" وغیرہ - "دیکھو کس قدر دور مشرق کی طرف پر وہ ستارہ - معطر خوشبو کے ساتھ جادوگروں کو جلدی لے گیا - آہ - اُن کو اپنے ادنیٰ عطیات سے روک لے - اور اُن کو انکساری کے ساتھ اُن مقدس قدموں پر رکھ دے - سب سے پہلے اپنے خداوند کو مبارک کہنے کا اعزاز حاصل کر - اور اپنے آپ کو اُس گاتے ہوئے فرشتگان کی منڈلی میں شامل کر دے - اُس کے مقدس مذبح سے اُس مبارک آگ کو چھوؤ" (ملٹن کا گیت مسیح کی پیدائش کے وقت)

چوتھا سین

چوبیس دسمبر کی آدھی رات کا وقت ہے - انسان روح کی جھونپڑی کا اندرونہ ہے - سفید پردہ اُٹھتا ہے اور ایک سٹول پر ایک کنواری بیٹھی ہوئی نظر آتی ہے - جس کا جامہ سراسر نیلا ہے - جو پاکیزگی کی علامت ہے

ہیں ہم نے عملی طور سے کچھ کرنا ہے۔ ہم نے مردوں کی محبت میں جان دینی ہے۔ ہم نے دنیا کی خاطر اپنے آپ کو قربان کرنا ہے۔

ہم تھوڑی دیر کے لئے اسباب پر غور کریں کہ ہمارے بزرگ زمانۂ سلف میں کیسے تھے اور وہ کیا کر گئے۔ خداوند کی راہ میں اُنہوں نے جان قربان کی۔ آگ کے شعلوں میں سے گزر کر وہ خداوند مسیح کے نام کی گواہی دیتے تھے۔ اُنہوں نے اُن قوموں کو جو خداوند کو نامعلوم خدا کر کے پوجتے تھے۔ اور وحشیوں کو جو محض لباس انسانی سے بے خبر تھے انسان بنا کر خدا والا بنا دیا۔ وہ اپنے منجی کی محبت میں جنگلوں میں درندوں سے لڑتے تھے اُن کے اوپر انجیل شریف کی یہ آیت کیسی صادق آتی ہے کہ کون ہم کو مسیح کی محبت سے جدا کر سکتا ہے کیا تلوار و بلکیا کال۔ الخ۔

اگر آج ہم اُنہیں کی اولاد ہیں ہمارے رگ و ریشہ میں اُنہیں کے ایمان کا خون جوش زن ہے۔ ہم اُنہیں کے نام لیوا ہیں۔ ہم اُن گذرے ہوؤں کی یادگار ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ آج ہم میں وہ محبت نہیں۔ وہ گرمجوشی نہیں۔ وہ مسیح کے نام کی عزت نہیں۔ عزیزو اب وقت ہے کہ ۱۹۱۸ء میں ہم اس کمی کو پورا کریں۔ اپنے نوجوان گریجوئیٹوں کو خداوند مسیح کے قدموں میں قربان کر دیں۔ اپنے تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ کو گرجے کی خدمت میں لگا دیں۔ اب میزوں کی خدمت کا وقت نہیں۔ اب چرچ کی تیاری کا وقت ہے۔ دلہن کو آراستہ کرو۔ دولہا کی آمد بالکل قریب ہے۔ اب چند اشعار پر میں اپنے اس مختصر مضمون کو ختم کرتا ہوں امید ہے کہ سامعین کی سمع خراشی نہ ہوگی۔

ہماری حالت

رہوں خاموش کبتک میں کروں ضبط فغاں کبتک
چھپاؤں دل ہی دل میں اپنا میں درد نہاں کب تک
مجھے اک شکوہ اپنی قوم سے ہے جو اس کو کہنا ہے
نہ لاؤ نگا زباں تک اپنا اظہار بیاں کب تک

التماس ضروری

مینیجر نور افشاں التماس پیش کرتے ہیں کہ جو صاحبان نور افشاں ۱۹۱۸ء کا نہیں چاہتے ہیں تو ابھی لکھدیویں۔ تاکہ ہم وی پی نہ بھیجیں۔ کیونکہ جو ریفیوز لکھوا کے وی پی واپس بھیجتے ہیں ہمارا نقصان کرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ نور افشاں کے پڑھنے والے اس کو برابر لیا کریں گے۔ تاکہ یہہ مسیحی اخبار قایم رہے۔ امید بھی ہے کہ ہر ایک اور خریداروں کو پیدا کرے۔

مینیجر نور افشاں

محبت جو ہیں اب پہلی سی اہ وہ کیوں نہیں پاتی
رہیگی اس طرح سے سرد مہری درمیاں کب تک
سفینہ ہے ہمارا ورطۂ نا اتفاقی میں
رہیگا موجزن یا رب یہہ بحر بیکراں کب تک۔
جہاں کی بزم میں علم و ہنر کے آج چرچے ہیں
رہیگا ہمارا رنگ محفل آسماں کب تک
جو کل پیچھے تھے وہ میدان ہمت میں بڑھے آگے
رہیگا خواب غفلت میں ہمارا کارواں کبتک
دبا رکھا ہے ہم کو تنگدستی زبردستی نے
رہیں گے مبتلائے رنج و غم پیر و جواں کبتک
ہمارا جینا بھی دنیا میں یارب کوئی جینا ہے
رہیں گے اس طرح ہم آہ بے نام و نشاں کبتک
ہمارے حال پہ تائب ہر اک آنسو بہاتا ہے
فسانہ ایسا سُنئے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

ایک نامی مسیحی کی وفات حسرت آیات

پادری طالب الدین صاحب مرحوم اور ان کا کام

نور افشاں کے بیشمار ناظرین پادری طالب الدین لاہوری کی افسوسناک وفات کی خبر [illegible] پڑھ کر افسردہ ہوئے ہونگے۔ آپ کا بے وقت انتقال ۲۳ دسمبر کو لاہور میں اپنے اہل و عیال اور عزیز و اقارب کے وسیع حلقہ کے درمیان وقوع میں آیا۔ پادری صاحب مرحوم سے پنجاب کے مسیحی بخوبی واقف ہیں۔ انہیں آپ کے حالات بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر مرحوم کی شہرت پنجاب کی حدود سے گذر کر دوسرے صوبوں میں بھی پہونچی تھی۔ اس وجہ سے آپ کے کام اور نیز سوانحی حالات کا تذکرہ ضروری معلوم ہوتا ہے شروع میں یہ بتانا غیر مناسب نہ ہوگا کہ راقم کا مرحوم پادری صاحب سے کب کا اور کیسا تعلق تھا۔ میری ملاقات پادری طالب الدین صاحب سے جولائی ۱۹۰۱ء میں جناب ڈاکٹر آرسبن صاحب



کے وسیلہ سے ہوئی تھی۔ میں اُس وقت عیسائی ہونے کی فکر میں تھا۔ اُس کے پانچ ہفتہ بعد مرحوم نے نولکھا گرجا میں مجھے بپتسمہ دیا جس کے آپ اس سے چار پانچ برس پہلے سے پاسٹر تھے۔ گو سینکڑوں نے لاہور میں مرحوم کے ہاتھ سے رسمی بپتسمہ پایا۔ لیکن جو ربط ضبط راقم سے پیدا ہوا تھا وہ شاید کسی اور کو نصیب نہ ہوا ہوگا۔ بارہ تیرہ برس تک ہمارے تعلقات ایسے گہرے رہے کہ پرائیویٹ سے پرائیویٹ باتیں نہ چھپاتے تھے۔ میں مرحوم اور اُن کی قابل احترام۔ فرشتہ سیرت بیوی صاحبہ کو بڑے بھائی بہن سمجھا کرتا تھا۔ اور وہ اکثر بزرگ دوستوں کے سامنے مجھے اپنا لڑکا کہا کرتے تھے۔ دو ایک مرتبہ ہمارے درمیان غلط فہمی پیدا ہو گئی۔ اور میل جول کم ہو گیا۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ہمارے تعلقات پھر ویسے ہی بحال ہو گئے جیسے ہمیشہ سے تھے۔ لیکن جب جنگ چھڑی تو اس دوران میں بعض اسباب ایسے پیدا ہو گئے جس سے ہمارے دیرینہ تعلق میں خاصا فرق پیدا ہو گیا۔ بلکہ اس کے اسباب کوئی چھ برس پہلے ہی سے بہم پہنچ گئے تھے۔

میری آشنائی مرحوم سے ساڑھے سولہ سال سے تھی۔ تعلقات میں اس قدر قرابت اور خلوص پیدا ہونے کی خاص وجوہات تھیں۔ میں نیا عیسائی تھا۔ اس وجہ سے طالب علم تھا۔ وہ تھیالوجی کے زبردست ماہر تھے۔ اور مذاہب سے بھی بخوبی واقف تھے۔ مجھے ان باتوں کا تجسس سا تھا۔ اسلئے ایک قسم کا عقلی رشتہ بندھ گیا۔ بعد ازاں میں نے اپنی زندگی کا کام نوشت وخواند مقرر کیا۔ اور مرحوم بھی اسی طبیعت کے تھے۔ اسلئے وہ رابطہ اور بھی مستحکم ہو گیا۔ پھر جب کبھی رسالہ آپ کے ہاتھ میں آیا تو اس کی ترتیب وتیاری میں کوئی دوسرا آدمی ایسی مستعدی سے ہاتھ نہ بٹا سکتا تھا۔ جیسا کہ میں کر سکتا تھا۔ مرحوم بہت مصروف رہتے تھے۔ "ایک سر اور ہزار سودے" کی کہاوت ٹھیک چسپاں ہوتی ہے اس وجہ سے آپ لٹریری وادبی کام اکثر میرے سپرد کر دیتے تھے۔ نئی کتابیں نئے خیال کی پڑھنے اور جمع کرنے کا مرحوم کو بے حد شوق تھا۔ بلکہ یہ شوق کمزوری کے درجہ تک پہنچ گیا تھا۔ میں بھی اسی مذاق کا واقعہ ہوا ہوں۔ بلکہ آپ سے شاید چند قدم آگے ہوں۔ لہذا آپ مجھ سے تھیالوجی اور مذاہب کی جدید ترین اشاعت کی کتابیں عاریتاً لیجایا کرتے تھے جس سے وہ اکثر اپنی تالیف میں مدد لیتے تھے۔ ان وجوہات سے یعنی طبیعتوں کے مذاق اور اعتقاد ذہنی کی یکسانیت اور ارتباط کے سبب سے باہمی تعلق بہت مضبوط ہو گیا تھا۔

پادری طالب الدین کے سوانح حالات جو کچھ ہے بکا ہے وہ خوبیاں کیا کرتے تھے مختصراً یہ ہیں۔ آپ جگراؤں ضلع لودیانہ کے ایک مسلمان گھرانہ میں پیدا ہوئے تھے۔ پندرہ سولہ برس کی عمر میں مسیحی مذہب اختیار کر لیا۔ اور لودیانہ بورڈنگ اسکول میں انٹرنس پاس کر کے مشن کالج لاہور میں داخل ہوئے۔ جب وہاں پڑھتے تھے تو بابو سنگھا کے توسط آپ کی شادی کا انتظام ایسی لیڈی کے ساتھ ہوا جو اب مسز طالب الدین ہیں مگر اُس وقت کسی اسکول میں پڑھاتی تھیں۔ اس دوران میں آپ کی منگیتر صاحبہ بھی روپیہ کی مدد دیتی رہیں۔ تاوقتیکہ آپ نے بی۔ اے پاس نہ کر لیا۔ مگر ڈگری لینے کے بعد آپ کے دل میں کچھ تبدیلی واقعہ ہوئی کہ منگنی توڑ کر کہیں اور جگہ نسبت کریں۔ لیکن اپنی نئی اُمنگ سے جلد آگاہ ہو گئے۔ اور بعض بزرگوں کے سمجھانے سے اس ارادہ سے باز رہے۔ کالج کی تعلیم کے دوران میں ایک مشنری آپ کی مدد کرتے رہے مگر شادی کر لینے کے سبب سے مدد دینا بند کر دیا۔ اسی وقت فرشتہ سیرت۔ شرافت مجسم ڈاکٹر [illegible] آئے اور عرصہ تک آپ کی امداد کرتے رہے۔ [illegible] ۱۸۹۲ء میں بی۔ اے پاس کیا اور بعد ہی سہارنپور تھیالوجی کے مطالعہ کیلئے چلے گئے اور شادی بھی ہو گئی وہاں تین برس تک تعلیم پائی اور پھر وہیں پروفیسر [illegible] وہاں ہی سب سے بڑی صاحبزادی جو [illegible] وارث کہلاتی ہیں پیدا ہوئی تھیں۔ شاید کچھ دن شملہ بھی رہے۔ (باقی دارد) (جے۔ آر۔ راے)

بک اسٹور امریکن مشن لودیانہ

	صفحہ	قیمت
رومی اور میں قیصر کی حکمرانی	۲۵۶	۶ر
مسیح کی پیروی	۲۴۴	۵ر
اثبات ناطق	۲۲۱	۲ر
ایک ہندو کا مسیحی ہونا	۱۶۷	ار ۲ پائی
گیت رومن معہ تتمہ کپڑے کی جلد۔	۵۸۹	۱۲ر
رومن پرچہ سہ ماہی تصویردار سبق متعلق سنڈے اسکول ہر ہفتہ کے واسطے جدا جدا سبق		ایک سہ پرچہ
گورمکھی پرچہ دس قسم کی رنگین تصویر ولایتی ہر تصویر کے	صفحہ ۶	[illegible] ایک پرچہ
جغرافیہ بائبل	۱۶۷	۶ر
سمپروائے	۲۸۹	۸ر
انجیل یا قرآن	۱۸۴	۱۰ر
عجیب وغریب مہدی	۲۰۰	۶ر
مصر کی ہوا پلیٹ	۲۲۲	۱۴ر

المشتہر۔ مینجر بک اسٹور۔ امریکن مشن۔ لودیانہ پنجاب

انگریزی طبی کتابیں

1. A Handbook of the Gnats and mosquitoes. By Lieut. Col. Geo. M. Giles M.B. F.R.C.S. 2nd Edition, Revised & enlarged 577 pages. Rs. 8/10. Rs. 10/-
2. Pharmaceutical Formulas, By Peter MacEwan F.C.S. 8th Edition 1911 1040 pp. Rs. 5/-
3. Military Hygiene. By Edward L. Munson A.M. M.D. Rs. 10/- Of United States Dispensary 19th Edition By Dr. Geo. B. Wood and Dr. Franklin Bache - Rs. 25/-

یہ کتابیں ایک صاحب کی ہیں جو امریکہ کو چلے گئے قیمت نصف سے بھی کم رکھی گئی ہے جو صاحب ان کتابوں میں سے کوئی بھی لینا چاہیں وہ منیجر نور افشاں لودیانہ سے خط و کتابت کریں۔

منیجر نور افشاں۔ لودھیانہ

فوراً ضرورت ہے۔

ایک اپر پرائمری اردو سکول کے لئے ایک دیندار تجربہ کار ہندوستانی مسیحی استاد کی ضرورت ہے جو مڈل پاس شدہ ہو ترجیح دی جائیگی تمام درخواستیں معہ نقول سندات جو وہ پیش کر سکیں جانی چاہئیں موجودہ ملازمت اور تنخواہ کا بھی ذکر ہونا چاہئے۔

منیجر مشن انڈسٹریل سکول سہارنپور۔ یو۔ پی۔

دمہ کا شرطیہ علاج

بہت لوگ کہتے ہیں کہ دمہ دم کیساتھ جاتا ہے۔ بیچ آپ ذرا شک نہ کریں۔ دمہ کا شرطیہ علاج میرے پاس ہے جس وقت دورہ ہو رہا ہو اور دم گھٹ کر جان نکل جانے کی دیر ہو تو اس دوا کی ایک خوراک کھاتے اور خدا کا شکر کیجئے۔ قیمت فی ڈبیہ صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

نوش فائق گولیاں

جو معدہ چورن کا کام دیتی ہیں قبض دائمی کو دور کرتی ہیں درد معدہ کو رفع کرتی ہیں۔ ہاضم طعام اور خارج ریح ہیں قیمت ایک ڈبیہ ۱۰۰ گولیوں کی ۸/

مرہم واسطے بواسیر

صرف ایک ہفتہ کے استعمال سے مسے سوکھ کر گر جاتے ہیں۔ اور پھر کبھی نہیں ہوتی قیمت ہے

المشتہر ڈاکٹر ای۔ این اوپیڈایہ
ڈاکخانہ لکھن پور سرگجہ سی۔ پی۔

اطلاع

اطلاع دیجاتی ہے کہ انجمن عالم تلاوت کنندگان بائیبل کی فہرست بابت ۱۹۱۸ء اب تیار ہیں۔ اب کی دفعہ ان فہرستوں میں برطانیہ اور امریکہ دونوں کے اسباق لکھے گئے ہیں قیمت ۲ فی فہرست

المشتہر مس این۔ وائلی۔ لودیانہ پنجاب

ضرورت

چرچ آف سکاٹلینڈ مشن گجرات کی کلیسیا کیلئے پاسٹر کی ضرورت ہے جو کہ دیندار عمر رسیدہ شادی شدہ پنجابی نیز انگریزی دان سیمنری پاس کردہ اور دیندار شخص ہو تنخواہ حسب لیاقت ملیگی۔ المشتہر جے ڈانیل گجرات پنجاب

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام

حرفتی کارخانہ۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے جو مشن ہائی سکول میں پڑھتے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۷ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے شرح خرچ خوراک ماسوائے فیس فی طالب علم ہر جماعت سکول کی شرح سے فیس جماعت ماہوار فی طالب علم قیمت کتب وغیرہ علاوہ ہے مسیحی طالب علم جو حصول تعلیم کی غرض سے بورڈنگ میں حاضر ہوتے ہیں سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی وغیرہ مناسب قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن کو سکول کرسی وغیرہ بھی تیار ہو سکتے ہیں کرو کونل فی ۶ سے عہ تک مع بنچ کشادہ مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کیلئے خوش وضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برآں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونیکی گنجائش ہے۔ لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونیوالے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول
بٹالہ ضلع گورداسپور

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام ر دائل براؤن چھپا۔